۶

وغیرہ

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

بولنا
- کلام / بات درمیان سے سُن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ اہم نکات بتا سکیں۔

پڑھنا
- مختلف عبارت کی غرض و غایت اور ساخت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کا مناسب اور محتاط موازنہ کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر حوالوں کے ساتھ اس کے اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اس پر اپنی رائے دے سکیں۔

لکھنا
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر شاعر اور قاری کے نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے مرکزی خیال لکھ سکیں۔

قواعد / زبان شناسی
- ضرب الامثال اور محاورات میں امتیاز کرتے ہوئے تحریر و تقریر میں ان کا استعمال کر سکیں۔

خاص الفاظ	بے حرص	چاک کرنا	خطا ہونا
	دَندان	مُسکان	ناز

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو اُردو شاعری میں طنز و مزاح کی روایت سے آگاہ کریں۔

پروفیسر انور مسعود (۱۹۳۵ء)

اصل نام محمد انور اور علمی ادبی دنیا میں پروفیسر انور مسعود کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ عہدِ موجود کے معروف شاعر ہیں، جو اردو، پنجابی اور فارسی میں شعر کہتے ہیں۔ عوامی حلقوں میں انور مسعود اپنی طنزیہ مزاحیہ شاعری سے مشہور ہوئے۔ انور مسعود کی پیدائش ۸ نومبر ۱۹۳۵ء گجرات، پاکستان میں ہوئی جب کہ لاہور سے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۷ء میں ہونے والے فسادات کے نتیجے میں واپس گجرات شہر آگئے جہاں انھوں نے "زمیندار کالج گجرات" میں تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے ایم اے (فارسی) کی ڈگری اورینٹل کالج لاہور سے گولڈ میڈل کے ساتھ حاصل کی۔ وہ پنجاب کے مختلف کالجوں میں فارسی کے پروفیسر رہے۔ انور مسعود کو پنجابی، اردو اور فارسی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ ان کی تصانیف میں میلہ اکھیاں دا (پنجابی۔ پنجاب رائٹرز گلڈ انعام یافتہ)، شاخِ تبسم، غنچہ پھر لگا کھلنے، میلی میلی دھوپ، اک دریچہ اک چراغ، قطعہ کلامی۔ (اُردو شعری مجموعے)، فارسی ادب کے چند گوشے (مقالے)، ہُن کیہ کریے (پنجابی کلام۔ ہجرہ انعام یافتہ)، تقریب (تعارفی مضامین۔ اُردو)، درپیش (مزاحیہ اردو شاعری)، بات سے بات (مضامین) شامل ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک طنز پوشیدہ ہوتا ہے جو پڑھنے یا سننے والے کو تو ناگوار نہیں گزرتا بلکہ وہ اس سے محظوظ ہوتا ہے۔

پڑھیں

پڑھنے سے پہلے پوچھیں

مزاحیہ شاعری سے کیا مراد ہے؟

مزاحیہ شعر کس کس کو آتا ہے؟

ہے آپ کے ہونٹوں پہ، جو مسکان وغیرہ
قربان گئے اس پہ، دل و جان وغیرہ

بلی تو یونہی مفت میں، بدنام ہوئی ہے
تھیلے میں، تو کچھ اور تھا، سامان وغیرہ

بے حرص و غرض، قرض ادا کیجیے اپنا
جس طرح پولیس، کرتی ہے چالان وغیرہ

اب ہوش نہیں کوئی، کہ بادام کہاں ہے
اب اپنی ہتھیلی، پہ ہیں دندان وغیرہ

کس ناز سے، وہ نظم کو کہہ دیتے ہیں نثری
جب اس کے، خطا ہوتے اوزان وغیرہ

جمہوریت، اک طرزِ حکومت ہے، کہ جس میں
گھوڑوں کی طرح، بکتے ہیں، انسان وغیرہ

ہر شرٹ کی، بُوشرٹ بنا ڈالی، ہے انور
یوں چاک کیا، ہم نے گریبان وغیرہ
(دیوارِ گریہ اشعار کے پیچھے)

مشق

بولنا

۱۔ ایک طالب علم نظم کے درمیان سے لیے گئے درج ذیل اشعار کو بلند آواز کے ساتھ درست تلفظ، لے اور آہنگ سے پڑھے جب کہ باقی طلبہ انھیں سُن کر اپنے حافظے سے تسلسل کے ساتھ پوری نظم کے اہم نکات باری باری بیان کریں۔

بے حرص و غرض ، قرض ادا کیجیے اپنا
جس طرح پولیس کرتی ہے چالان وغیرہ

کس ناز سے وہ نظم کہہ دیتے ہیں نثری
جب اس کے خطا ہوتے ہیں اوزان وغیرہ

۲۔ درج ذیل دو نظمیہ اجزا دیے جا رہے ہیں جن میں نظیر اکبر آبادی اور انور مسعود نے اپنے اپنے انداز اور نظم کی ساخت میں معاشرتی خرابیوں کی نشان دہی کی ہے۔ ان دونوں نظمیہ عبارات کی غرض و غایت اور ساخت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِن کا مناسب اور محتاط موازنہ کریں۔

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی
اور آدمی کو تیغ پہ مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اُتارے ہے آدمی
چلّا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی
اور سُن کے دوڑتا ہے سو ہے وہ بھی آدمی
(مخمس، ترکیب بند)

بلّی تو یوں مفت میں بدنام ہوئی ہے
تھیلے میں تو کچھ اور تھا ساماں وغیرہ
اب ہوش نہیں کوئی کہ بادام کہاں ہے
اب اپنی ہتھیلی پہ ہیں دندان وغیرہ
(قطعہ بند)

لکھنا

۳۔ استاد محترم/استانی صاحبہ نے اس نظم کی تشریح کرائی۔ اس تشریح کے اہم نکات ذہن میں رکھ کر درج ذیل اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اس پر اپنی رائے دیں۔

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے جس میں
گھوڑوں کی طرح بکتے ہیں انسان وغیرہ
ہر شرٹ کی بشرٹ بنا ڈالی ہے انور
یوں چاک کیا ہم نے گریبان وغیرہ

۴۔ اس نظم کو پڑھنے کے بعد شاعر اور قاری کے نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا مرکزی خیال لکھیں۔

قواعد/زبان شناسی

ضرب الامثال، روز مرہ محاورات

ضرب المثل: یہ ایک مکمل جملہ ہوتا ہے اور کسی واقعے کو بتانے اور اس پر مہر تائید ثبت کرنے کا ایک نرالہ انداز ہے جس سے گفتگو اور کلام میں چاشنی پیدا ہوتی ہے اور مضمون نہایت عمدہ ہو جاتا ہے۔ ضرب المثل کو کہاوت بھی کہتے ہیں۔ جیسے: انگور کھٹے ہیں۔

محاورہ:

دو یا دو سے زائد الفاظ جو حقیقی کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوں محاورہ کہلاتا ہے۔ مثلاً: آنکھیں دکھانا، آسمان سے باتیں کرنا۔

روز مرہ:

دو یا دو سے الفاظ کا مجموعہ جو اہل زبان کی بول چال کے مطابق حقیقی معنوں میں استعمال ہو۔ مثلاً: بھارت آئے دن کشمیریوں پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اس جملے میں آئے دن، درست روز مرہ ہے۔ اگر اس کی جگہ "آئے روز" لکھیں گے تو غلط ہو گا۔ اسی طرح روز بہ روز، پانچ سات وغیرہ۔

۵۔ درج ذیل ضرب الامثال اور محاورات میں امتیاز کرتے ہوئے تحریر و تقریر میں استعمال کے لیے جملے لکھیں۔

آسمان ٹوٹ پڑنا، اپنا اُلو سیدھا کرنا، آدھا تیتر آدھا بٹیر، آپ کاج مہاکاج، چکا چوند ہونا، آئے روز، اونچی دکان پھیکا پکوان، رائی کا پہاڑ بنانا، انیس بیس کا فرق، اُلٹے بانس بریلی کو

سرگرمی

اُردو کے طنز و مزاحیہ شاعر اکبر الہ آبادی کے کلام کا کلیات اپنے سکول کی لائبریری سے جاری کرائیں۔ اس کا مطالعہ کریں اور ان کی شاعری کے اہم ترین موضوع کی نشان دہی کریں۔ نیز کلیات اکبر الہ آبادی میں سے درج ذیل ہیئت کی حامل ایک ایک نظم چنیں اور انھیں تحریر کریں تاکہ مختلف ہیئتوں کے فرق کو جان سکیں:

- مخمس ترکیب بند
- مخمس ترجیع بند
- مسدس ترکیب بند
- مسدس ترجیع بند